182136 ـ کیا یورپی ممالک میں بچوں کی دیکھ بھال کی تنظیموں یا پھر عدالت سے رجوع کرنا طاغوت سے فیصلہ کرانا کہلاتا ہے ؟

سوال

میں ایک یورپی ملک میں رہائش پذیر ہوں جو مشرقی یورپ میں واقع ہے، میری اپنی یوکرائنی بیوی کے ساتھ بچہ کی پرورش کے متعلق پرابلم چل رہی ہے جسے میں طلاق دے چکا ہوں، اور طلاق کے بعد میں نے اس سے بچے کا بھی مطالبہ نہیں کیا، اور اس کے اخراجات بھی ادا کرنے لگا تھا.
لیکن کچھ ایام قبل مجھے علم ہوا کہ وہ بچے کو غیر مسلم نانی کے پاس چھوڑ کر خود دبی چلی گئی ہے، اب غیر مسلم نانی مجھے اپنے بچے سے بھی نہیں ملنے دیتی، یہاں مجھے علم ہوا کہ مجھے بچوں کی دیکھ بھال کرنے والی تنظیم سے رجوع کرنا ہوگا تا کہ بیوی کی غیر مسلم ماں سے بچہ حاصل کرنے کا مطالبہ کرنے کے لیے ورقہ حاصل کر سکوں، اس لیے میں نے بالفعل تنظیم میں شکایت درج کرا دی، یہ تنظیم فیصلہ کرنے کی طاقت تو نہیں رکھتی لیکن تنازع حل کرانے کے ایک ثالث کا کردار ضرور ادا کرتی ہے.
اور اگر اتفاق نہ ہو سکے تو پھر قانونی چارہ جوئی کے لیے مشورہ دیتی ہے، اس مشورہ کی اساس پر عدالت یا پولیس میں شکایت درج کرائی جا سکتی ہے، اسی طرح میں نے اس کمیٹی سے یہ مطالبہ بھی کیا کہ اگر بچے کی ماں کہیں اور چلی جاتی ہے تو پھر بچہ نانی کی بجائے پرورش کے لیے مجھے دیا جائے. اور میں نے یہ مطالبہ بھی کیا کہ مستقل طور پر مجھے اپنے بیٹے کو دیکھنے کی اجازت دی جائے، اور اس کے ساتھ ساتھ مجھے کچھ وقت کے لیے بیٹے کو اپنے ساتھ بھی لے جانے دیا جائے، یہاں میں نے یہ مطالبہ کر کے شریعت کی کوئی مخالفت نہیں کی (واللہ اعلم) اہم یہ کہ دو ہفتے قبل میرے مطلقہ بیوی نے دبی سے میرے ساتھ سودے بازی کرنے لگی کہ میں اپنی شکایت واپس لے کر شریعت کے مطابق فیصلہ کراؤں اور وہ وہاں علماء میں سے کسی ایک عالم دین کو مقرر دیتی ہے اس سے فیصلہ کرا لیا جائے، لیکن میں نے شکایت واپس لینے سے انکار اس لیے کر دیا کہ شکایت واپس لینے کا معنی یہ ہے کہ وہ خود اس کے برعکس دعوی کر سکتی ہے کہ میں نے اپنا بیٹا چھوڑ دیا ہے.
اس لیے میں نے رابطہ کرنے والے شخص کو کہا کہ اگر وہ واقعی اس میں سچی ہے کہ شریعت کے مطابق فیصلہ کرانا چاہتی ہے تو پھر کوئی شرط لگانے سے قبل اپنی ماں سے رابطہ کر کے مجھے بیٹا واپس دلائے، اگر وہ شریعت کے مطابق فیصلہ کرانا چاہتی ہے تو شریعت کا فیصلہ لکھ کر بعد میں ہمارے درمیان دو اتفاق ہو اس کے مطابق ہم تنظیم سے شکایت واپس لے لیں گے، اس طرح ہمارے درمیان شرعی فیصلہ ہو جائیگا، اور تنظیم ہمیں اپنے درمیان اتفاق پر عمل کرنے پر مجبور کرے گی، جو کہ بالحقیقت شرعی حکم ہے، وگرنہ شرعی فیصلہ ہوگا اور وہ اس شرعی

حکم سے کوئی فائدہ نہیں حاصل کر سکےگی، تو یہ نافذ نہیں ہوگا اور نہ ہی اسے یہ فیصلہ نافذ کرنے پر کوئی مجبور کر سکےگا، بہرحال وہ دو روز قبل دبی سے واپس آئی مسئلہ یہ ہے کہ میں نے شریعت کا فیصلہ کرانے سے انکار کیا ہے کیونکہ اس تنظیم سے اپنی شکایت واپس نہیں لی، لیکن اس کے باوجود میں شریعت کے مطابق فیصلہ کرانا چاہتا ہوں، میرا سوال یہ ہے کہ:

آیا میرا اس تنظیم میں شکایت درج کرانا غیر شرعی عمل ہے ؟

اور کیا اگر وہ شریعت کے مطابق فیصلہ کرانے سے بالکل انکار کر دے تو کیا میں اپنے مسلمان بچے کے بارہ میں ملکی قانون کے مطابق فیصلہ کرا سکتا ہوں کہ اسے غیر مسلم کے ہاتھوں میں نہ دیا جائے، اس وقت بچہ ماں باپ کے بغیر دو ماہ غیر مسلم نانی کے پاس ہے کیا میں اپنے بچے کے بارہ میں بے خوف ہو جاؤں ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

اصل تو یہی ہے کہ مسلمان شخص کو اپنے کسی بھی تنازع میں شریعت کے علاوہ کہیں اور سے فیصلہ نہیں کرانا چاہیے، اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

اگر تم کسی چیز میں تنازع کر بیٹھو تو اسے اللہ اور اس کے رسول پر پیش کرو اگر تم اللہ تعالی اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتے ہو، یہ بہت بہتر ہے اور اچھے انجام والا ہے النساء (59).

ابن قیم رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" اللہ سبحانہ و تعالی نے ہمیں آپس کے سارے تنازعات کو اپنی اور اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف لوٹانے کا حکم دیا ہے، اس لیے کبھی ہمارے لیے مباح نہیں کہ ہم تنازع کو رائے یا قیاس یا کسی امام کی رحمت اور خواب اور کشف و الہام اور دل کی بات اور استحسان و عقل اور نہ ہی کسی دنیاوی قانون اور کسی بادشاہ کی سیاست اور لوگوں کی عادت جو مسلمانوں کی شریعت کے مطابق نہیں پیش نہیں کر سکتے، کیونکہ یہ سب سے زیادہ نقصاندہ ہے اس سے زائد کو قابل ضرر چیز نہیں ہے، اور یہ سب طاغوت ہیں، اس لیے جس نے ان کی طرف اپنا فیصلہ کرانا چاہا یا اسے اپنے تنازع میں حکم و فیصل مانا تو اس نے طاغوت سے فیصلہ کروایا " انتہی

دیکھیں: اعلام الموقعین (1 / 244).

ان دنیاوی عدالتوں وغیرہ طاغوت سے فیصلہ کرانے کا گناہ صرف اسی صورت میں ہوگا جب اللہ کی شریعت کے مطابق فیصلہ کرانے سے انکار و اعراض کیا جائے، اور اسے چھوڑ کر کسی دوسرے سے فیصلہ کرایا جائے.

لیکن اگر کسی کے ملك میں شریعت کا نفاذ نہیں اور شرعی عدالت نہیں تو اسے اپنا حق حاصل کرنے کے لیے ان دنیاوی عدالتوں میں جانا پڑتا ہے یا اپنے اوپر ظلم روکنے کے لیے ان عدالتوں میں جانا پڑتا ہے تو پھر ایسا کرنے میں کوئی حرج نہیں، لیکن یہ بھی تین شروط کے ساتھ جائز ہوگا:

پہلی شرط:

اس کے علاوہ کسی اور جائز طریقہ سے حق حاصل نہ کیا جا سکتا ہو.

دوسری شرط:

وہ اپنے حق سے زائد وصول مت کرے، چاہے قانون بھی اس کا فیصلہ کر دے تب بھی زیادہ نہ لے.

تیسری شرط:

وہ اس عدالت سے فیصلہ کرانا ناپسند کرتا ہو، اور مجبورا اس سے فیصلہ کرائے.

ہم یہ شروط اور اس سلسلہ میں علماء کرام کے فتاوی جات سوال نمبر (29650) کے جواب میں بیان کر چکے ہیں آپ اس کا مطالعہ ضرور کریں.

ابتدائی طور پر آپ کے لیے کوئی حرج نہیں کہ آپ ایك غیر مسلم عورت کے ہاتھ پرورش پانے والے اپنے بیٹے کا حق پرورش خود حاصل کریں، چاہے یہ معاملہ بڑھ جائے کہ یہ حق پولیس کے ذریعہ یا پھر اس ملك کے قانون کے مطابق فیصلہ کرا کر لیا جائے جہاں شرعی عدالتیں نہیں ہیں.

آپ کا اس تنظیم سے شکایت واپس لینے سے انکار کرنا ان شاء اللہ شریعت کے مطابق فیصلہ کرانے سے انکار شمار نہیں ہوتا ۔ کیونکہ ہو سکتا ہے واقعی یہ آپ کی مطلقہ بیوی کی چال ہو تا کہ آپ اپنے بیٹے کا حق پرورش ہی کھو بیٹھیں.

اس لیے ہمارے خیال کے مطابق تو آپ کا یہ فعل شریعت الہی کا انکار نہیں، خاص کر جب وہاں کوئی ایسی عدالت یا ایسا شخص نہیں جو آپ کی بیوی کو شرعی حکم کی پابند بنا سکے؛ کیونکہ یہ بات تو معلوم اور طے شدہ ہے کہ فیصلہ پر عمل درآمد تو عدالت ہی کرا سکتی ہے، نہ کہ وہ تنظیم اور فیصلہ کرنے والا جو فیصلہ پر عمل درآمد نہ کرانے کی مالک ہی نہ ہو، اور جو فیصلہ کرے اسے ترک کرنا آسان ہو.

دوم:

آپکی مطلقہ بیوی کا اپنے ملک واپس آنے کے بعد آپ کے بچے کی پرورش کے مسئلہ میں ظاہر تو یہی ہوتا ہے کہ جبکہ ماں واپس آچکی ہے تو پرورش کا حق اسے حاصل ہوگا، لیکن اگر وہ پھر دبی یا کہیں اور جا کررہنا چاہے تو حق پرورش ساقط ہو کر آپ کو مل جائیگا.

سوال نمبر (8189) کے جواب میں ہم سفر کے نتیجہ میں حق پرورش منتقل ہو جائیگا آپ اس کی تفصیل معلوم کرنے کے لیے اس کا مطالعہ کریں.

اور سوال نمبر (98965) کے بیان ہوا ہے کہ حق پرورش والدین میں سے اسے حاصل ہوگا جو دونوں میں دینی طور پر بہتر اوراچھا ہوگا، اور جو بچے کو اچھی اور بہتر سہولیات اور بدنی و دینی دیکھ بھال اچھی کریگا، جو خود گناہ و معاصی کا شکار ہو وہ بچے کی دینی تربیت میں بھی کوتاہی کریگا، اسے بچے کی پرورش کا حق نہیں دیا جائیگا چاہے وہ باپ ہو یا ماں.

ہماری رائے تو یہی ہے کہ آپ اپنے بچے کی پرورش کا حق حاصل کرنے کی کوشش کریں، کیونکہ ماں سفر پر جائیگی اور بچہ غیر مسلم نانی کے پاس رہےگا، اس لیے آپ کو اپنا بیٹا اس طرح کی حالت میں نہیں چھوڑنا چاہیے، چاہے آپ کی اس پر صلح بھی ہو جائے.

واللہ اعلم .